Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان

عجل اللہُ فرجک

رباعیات نذرِ امام زمانہؑ

سید نذر عباس نے اپنے بچوں کے لئے جمع کی

۱۵ شعبان ۱۴۳۰ھ

نظرثانی ۱۴اپریل ۲۰۱۲

۱۵ شعبان ۱۴۳۵ھ

jabir.abbas@yahoo.com
www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

امام زمانہؑ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

اے کاش اتنی کہیں سے شُنید ہو جائے وہ آرہے ہیں یاں آج عید ہو جائے
اجل سے عاصیؔ یہ کہہ دے کہ شوق سے آئے بس اتنا ٹھہرے ذرا اُن کی دید ہو جائے

(محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ثناء کرنے والے جناب منیر ملک صاحب کے والد جناب غلام محمد عاصی کا کلام بشکریہ وصول کیا)

زبان ہو منہ میں مگر قدرتِ کلام نہ ہو پیامبر تو ہو موجود اور پیام نہ ہو
یہ امرِ عدلِ الٰہی سے غیر ممکن ہے کہ ورغلانے کو شیطان تو ہو، امام نہ ہو

درود پڑھنا ہے واجب سلام سے پہلے سلام فرض ہے جیسے کلام سے پہلے
یہ ہے مشیتِ حق اور حدیثِ پیغمبرؐ قیامت آنہ سکے گی امام سے پہلے

اے باغِ عسکریؑ کے مقدس ترین پھول
اے کعبہء فروغِ نظر، قبلہء اُصول
آ ہم سے کر خراجِ دل و جاں کبھی قبول تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے
ہیں تیرے اختیار میں قدرت کی مرضیاں تیرے سوا کسی سے اُمیدیں ہیں فرضیاں
سائل کی جانتا ہے تو حاجت عرضیاں ہم پھر بھی اِس لئے تجھے لکھتے ہیں عرضیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن پر تو دستخط جو کرے اپنی عید ہے
کاغذ یہی بہشتِ بریں کی رسید ہے

(یہ رباعیاں محمد بن ملک منیر صاحب کے پڑھنے کے لئے ٹائپ اور جمع کی جسے دوسرے مومنین کے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ طالب دعا۔ سید نذر عباس۔ ۵ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ)

یا رب اک آیتِ جلی پیدا کر　　سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر
بھرنی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق　　پھر قلبِ محمدؐ سے علیؑ پیدا کر

---جمیل مظہری---

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت　　عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں
لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ　　وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

---مولانا سید ابو الحسن قبلہ---

عشقِ حجت بنا انتظار　　جانِ الفت بنا انتظار
کس قیامت کا وعدہ کیا　　کیا قیامت بنا انتظار

---محمد علی وفا---

کیا جانئے کیا دشمن حیدرؑ کو ہوا ہے　　گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے
اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے　　ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

---محمد علی وفا---

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گِلے ہوں گے　　ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو　　جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

---محمد علی وفا---

آج آغوشِ نرجسؑ میں کون آ گیا　　آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے
جشنِ قائم مناؤ ذرا مومنیں　　آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا

صحن گلشن میں سبزہ لہکنے لگا

ہر کلی کی زباں پہ ہے صلے علیٰ

آج ساقی کے گھر جشن میلاد ہے

نیمہ ماہ شعباں مبارک تمہیں | مھدیؑ دیں کا آنا مبارک تمہیں
المھدی سنٹر میں آج یہ محفل سجی | کیوں نہ ہو جاں نثاروں کو بے حد خوشی

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

باقی یہ نظام دوسرا ہے کہ نہیں ہے | جب ہے تو کوئی وجہ بقا ہے کہ نہیں
دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو | اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے

غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل

غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے

پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شبیرؑ

اے منکرو کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے

سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے | یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے
جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں | انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انام آئے | زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے
ظہورِ قائمِ آلِ عبا مبارک ہو | جنابِ مھدیؑ دیں بارھویں امام آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

--مولانا طور--

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے | پہلو میں نورِ صبحِ منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نرجسؑ نہال آج | دامانِ آرزو میں گلِ تر لئے ہوئے

--سید محمد ابن طور--

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے | آ فطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اُٹھا سراپا احمدؐ | اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں | دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض و سماوات ملا کر سب ایک | دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں

--رزم ردولوی--

امامِ عصر آئے خوش ہیں شیخ و شابِ مہ خانہ | صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہ اربابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو رِندو | خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

---صفی---

جہاں میں ورثہ دارِ صاحبِ معراج آیا ہے | حسنؑ کے گھر میں عالم کا جو ہے سرتاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم | امامت ختم ہے جس پر گھر وہ آج آیا ہے

--سید لئیق علی ہنر لکھنوی--

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے | کہ دور ختم ہے ماہِ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو | بچھائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

--مرزا جمالؔ--

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم — ہے جاہ وجلال خسروانہ قائم
اے حجتِ کردگار روحی بفداک — ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم

--عزیز لکھنوی--

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں — تجسس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں — جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

---سید افتخار ابن طور---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے — کشتی ہے تمنا کی ارمانوں کا ساحل ہے
شہزادی نرجس ؑ کو ہے خوفِ نگاہِ بد — اللہ یہ ماہ پارہ اخفا ہی کے قابل ہے

---مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی---

اے میرے امام ؑ (جمع کردہ نزر عباس)

آپ پر درود اور سلام اے میرے امامؑ
بس یہی صدا ہے صبح و شام اے میرے امامؑ
آپ ہی کے آسرے پہ جی رہے ہیں ہم — آپ آئیں گے تو دور ہوں گے رنج وغم
کر رہے ہیں التجا غلام اے میرے امامؑ
کر رہے ہیں اس لئے ظہور کی دعا — ہو ہمیں بھی تیری دید کا شرف عطا
چاہے پھر ہو زندگی تمام اے میرے امامؑ
تیری راہ دیکھنا فریضہ ہے میرا — منقبت نہیں ہے یہ عریضہ ہے میرا
پڑھ رہا ہوں میں جو صبح و شام اے میرے امامؑ
آ رہے ہیں آپ اُڑ رہی ہے یہ خبر — سامرے کے سمت ہے لگی ہوئی نظر

jabir.abbas@yahoo.com

سج رہے ہیں راستے تمام اے میرے امامؑ

تیرے نام کا ہے یہ بھی ایک معجزہ　　جس نے صرف دل سے تیرا نام لے لیا

اُس کا بن گیا ہر ایک کام اے میرے امامؑ

اس لئے تمہارا انتظار ہے شدید　　سر اُٹھا رہے ہیں پھر سے وقت کے یزید

کام اُن کا کیجیئے تمام اے میرے امامؑ

دینِ مصطفیٰؐ پہ اب بھی تیرا قرض ہے　　ہم تو کیا ہیں انبیاء پہ جب کہ فرض ہے

دو جہاں میں تیرا احترام اے میرے امامؑ

نعتیں بھی میر حسن کے نام ہو گئیں　　تخت اور شاہیاں غلام ہو گئیں

جب سے وہ ہوا تیرا غلام اے میرے امامؑ

---میر حسن میر---

نبی کی آل سے تجھ کو گلہ یہ کتنا ہے　　تو کلمہ گو ہے مگر نامراد کتنا ہے

جہادیو! ذرا مہدیؑ کو آ تو لینے دو　　پتہ چلے گا کہ شوقِ جہاد کتنا ہے

--سہیل شاہ--

مشکل قدم قدم پہ ہے راہِ حیات میں　　مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں

لیکن جو بات بات میں مشکل کو حل کرے　　ایسا کوئی ضرور ہے اِس کائنات میں

---سردار نقوی---

یہ کس کی آمد پہ آج خوشیاں منا رہے ہیں زمانے والے

یہی تو ہیں دینِ حق کا بگڑا مقدر بنانے والے

----

jabir.abbas@yahoo.com

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک کا پہلو — اک خط جو لکھا میں نے محبت کی زباں میں

لکھتے تو میاں تم بھی عریضے پہ عریضہ — وارث جو کوئی ہوتا تمہارا بھی جہاں میں

--جاوید بدایونی مسقط--

حجت نہ ہو زمیں پہ نگل لے تجھے زمیں — اس نعمتِ ولی میں ہر اک شے شریک ہے

انکار کر رہا ہے تو مہدیؑ ء دیں کا — تیری تو زندگی میرے مہدیؑ کی بھیک ہے

---شوکت رضا شوکت---

تُراب سے جو مسلسل اناج اُگتا ہے — بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے

جو منتظر نہیں شوکت ظہورِ مہدیؑ کا — قسم خدا کی وہ رزق حرام کھاتا ہے

---شوکت رضا شوکت---

جانِ بدر و حنین باقی ہے — قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے

کہہ دو اس دور کے یزیدوں سے — آج بھی اک حسینؑ باقی ہے

--پیام اعظمی--

ابرِ غیبت کا آفتاب ہے تو — دینِ اسلام کا شباب ہے تو

کہہ رہا ہے یہ خود زمیں کا وجود — عہدِ حاضر کا بوتراب ہے تو

--پیام اعظمی--

شکل و صورت میں مصطفےٰؐ کی طرح — اور شجاعت میں مرتضےٰؑ کی طرح

ہو نہ جائے نصیریوں کو خبر — تم تو غائب بھی ہو خدا کی طرح

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے
صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاق اُمید میں رکھے ہوئے بےنُور چراغ
روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

میرے مولا تیری ہیبت ہے عیاں پانی پر
اُٹھتا رہتا ہے سمندر میں دھواں پانی پر
اس جگہ جائیں تو جبریلؑ کے شہپر جل جائیں
میرے مولا کا مصلیٰ ہے جہاں پانی پر

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

روک لے آ کے اِن آئینوں کو پتھرانے سے
چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
جان پا جائیں گے بچھ کر تیرے قدموں میں گلاب
ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

کیوں ہم کو ڈراتے ہو قیامت کی خبر سے
ہم سب کی نظر غیب کے پردے پہ لگی ہے
دنیا کا سقوط آمدِ مولاؑ پہ ہے موقوف
اس بزم سے دنیا کی ابھی عمر بڑھی ہے
اپنا سا بشر کہتے ہیں جو شاہِ اُممؑ کو
اُن سب کیلئے آگ جہنم میں لگی ہے
اللہ رے یہ حیدرِ کرارؑ کی ہیبت
یہ کوئی نہیں کہتا کہ مجھ جیسا علیؑ ہے

--نایاب ہلوری--

پردے میں رہنے والے ذرا سامنے تو آ
ہم چپ نہ ہوں گے آج شکایت کیے بغیر
صدیاں گزر گئی ہیں تیرے انتظار میں
کیا لوٹ جائیں تیری زیارت کیے بغیر

------

jabir.abbas@yahoo.com

امامِ زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدحِ شہِ ذی وقار میں　　لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں

سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر

عیسیٰؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں

مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا　　اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں

آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل

لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال　　بیٹھے ہیں ہم امامِ زمانؑ کی حصار میں

سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا

بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہؑ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے

عشقِ محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے

آج دنیا میں امام مدنی آیا ہے　　جسکو آغوش میں نرجسؑ نے اٹھا رکھا ہے

اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا　　مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے

آرزو ہے یہ حسنؔ کی کہ ہو اس کا دیدار

جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

------

jabir.abbas@yahoo.com

لشکرِ زمین وزماں

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار — عیسیٰ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے

وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر — جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے

آنے تو دو امامِ زمانہ کا دورِ عدل

ماضی کرے گا بات زمانے میں حال کے

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

خوشبوئے اہل کساء پا کر جو خنداں ہو گیا

سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا

اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر — اب قیامت تک تیرے جینے کا ساماں ہو گیا

یہ فقط آل محمدؐ کی زباں کا فیض ہے

جس گدا کو کہہ دیا سلطاں وہ سلطاں ہو گیا

خونِ پیغمبرؐ کہیں یا شیرِ زہراء کا اثر — ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآں ہو گیا

جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریلؑ کو

آ کے دروازہء عصمت کا درباں ہو گیا

لوگ سمجھے تھے یہ وصفِ غیب ہے عیسیٰؑ پر ختم — غیب تو خود مہدیؑ دیں کا نگہباں ہو گیا

اے حسنؑ کے لعل ہم تیرے اسیرِ درد ہیں

درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا

jabir.abbas@yahoo.com

ایک تنکا تھا وہ ان کے صحنِ عرفاں کا وحید
جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیماں ہو گیا

سوال اجرِ رسالت مآبؐ ہونا ہے　　منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
علیؑ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے　　ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا

--جونؔ عباس نے لندن سے بھیجا--

انوار جس کے ہوتے ہیں پردے سے آشکار　　ہر اِک محبّ اُسی کی ہے فرقت میں بے قرار
کل منتظر رسولؐ تھے اول امامؑ کے　　ہم آخری امامؑ کا کرتے ہیں انتظار

--میر مجیبؔ علی پوری--

پلکیں بچھی ہوئی ہیں رہِ انتظار میں　　حسرت مچل رہی ہے دلِ بے قرار میں
جب سطحِ آب پر وہ مصلہ بچھائیں گے　　عیسیٰؑ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوں گے قطار میں

--میر مجیبؔ علی پوری--

زندگی ہرگز وہ معراجِ وفا پاتی نہیں　　جب تلک خود عشق کے سانچے میں ڈھل جاتی نہیں
اپنی اُمت سے تو غافل ہو نہیں سکتا امامؑ　　تھک کے سو جاتے ہیں اعضاء دل کو نیند آتی نہیں

--میر مجیبؔ علی پوری--

ہم جی رہے ہیں ایسے تیرے انتظار میں　　جس طرح چہکے بُلبل و قُمری بہار میں
ایماں ہے تیرا عشق، تیری دشمنی ہے کفر　　اک پل کا فاصلہ ہے فقط نور و نار میں

--میر مجیبؔ علی پوری--

یہ کیسا دور ہے مومن نظر نہیں آتے　　کرو ہزار اشارے شجر نہیں آتے
امامِ وقت کا رب جانے کیا ارادہ ہے　　بُلا رہے ہیں ازل سے مگر نہیں آتے

jabir.abbas@yahoo.com

--میر مجیب علی پوری--

ستا رہی ہے تیری یاد بار بار مجھے تری جدائی بھی کرتی ہے اشکبار مجھے
میں جی رہا ہوں تری دید کے لئے ورنہ یہ کائنات تو لگتی ہے ناگوار مجھے

--میر مجیب علی پوری--

ہادیء دین کا فرمان سمجھنا سیکھو خیر مقدم کے لئے پلکیں بچھانا سیکھو
امتحاں عشق کا دینا ہے اگر فرقت میں مثل اِک ماہیء بے آب تڑپنا سیکھو

--میر مجیب علی پوری--

بس ایک نظرِ کرم مجھ پہ گر تیری ہو جائے میں کر رہا ہوں جو مدحت وہ بندگی ہو جائے
کٹیں گی اُنگلیاں لاکھوں کی پھر سے دنیا میں ترے جمال سے اِک بار آگہی ہو جائے

--میر مجیب علی پوری--

مرے عریضے کو ہر موج پیار کرتی ہے خود اپنے دوش پہ اس کو سوار کرتی ہے
اُسے خبر مری حالت کی کیوں نہ ہو پل میں یہ عرضی سات سمندر کو پار کرتی ہے

--میر مجیب علی پوری--

ہر ایک سانس میری انتظار کرتی ہے وہ ایک بار نہیں بار بار کرتی ہے
مری نگاہ فقط تیری دید کی خاطر حرم کی سمت سفر اختیار کرتی ہے

--میر مجیب علی پوری--

اے فاطمہؑ کے لعل ہماری ہے آرزو چھوئیں تیرے قدم تو اگر آئے روبرو
آ جا کہ تجھ کو تیری ہی غیبت کا واسطہ ہم مر نہ جائیں تیری زیارت کئے بغیر
اک تیرے انتظار میں اے ابن عسکریؑ ایسا فقط نہیں ہے کروڑوں ہیں اور بھی
آ جایئے انبیاء کی امامت کے واسطے نہ لوٹنا ہماری شفاعت کئے بغیر

-----

jabir.abbas@yahoo.com

میرا عقیدہ ہے بروزِ محشر، فلک پہ یہ اہتمام ہوگا میرے خیالوں سے بھی زیادہ وسیع تر اک مقام ہوگا

کہیں محمدؐ کہیں مسکراہٹ، کہیں خدا کا کلام ہوگا گلوں کو نسبت علیؑ سے ہوگی سردار میرا امامؑ ہوگا

۔۔موسیٰ شاہ رخ اور فصیحہ فاطمہ نے بھیجا۔۔

گر ہو میری حیات میرے اختیار میں صدیاں گزاردوں گا تیرے انتظار میں

مولا اب آپ پردہ غیبت اُٹھایئے دو دن تو زندگی کے گزاروں بہار کے

۔۔جناب میثم صلواتی نے بھیجا۔۱۴ شعبان ۱۴۳۰ھ۔۔

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے خدا کے بعد محمدؐ کا نام زندہ ہے

کسی کے پاس تو مُردہ بھی اب نہیں کوئی ہمیں فخر ہے ہمارا امام زندہ ہے

۔۔حسین عباس نے انڈیا سے بھیجا۔۔

عجیب وقت ہے سرکار اب تو آجاؤ تم ہی ہو کل کے مددگار اب تو آجاؤ

ہر ایک امر ہے دشوار اب تو آجاؤ جہاں ہے برسرِ پیکار اب تو آجاؤ

۔۔بلال کاظمی۔۔

زمیں کو پھر سے ضرورت کسی حسینؑ کی ہے

حیا سے برسرِ پیکار وہ بھی عما ے غلام درھم و دینار وہ بھی عما ے

خدا کے دین سے بیزار وہ بھی عما ے خلافِ سیدِ ابرار وہ بھی عما ے

یہ شرپسند تہ ذوالفقار کب ہوں گے

میں سوچتا تھا کہ ستر ہزار کب ہوں گے

اُٹھے گا شور صفِ کارزار سے بھاگو برس رہی ہے اجل ذوالفقار سے بھاگو

کوئی کہے گا نبیؐ کے دیار سے بھاگو

صدا کسی کی نکل کر مزار سے بھاگو

اب آ گیا ظلم و تشدد کو پھاڑنے والا   اب آ گیا درِ خیبر اُکھاڑنے والا

علیؑ کی تیغ ہے پھر بے نیام بھاگ چلو

جگہ حرم میں نہیں سوئے شام بھاگ چلو

اجل کو یاد ہے ہم سب کے نام بھاگ چلو   یہ بھاگنا ہی تو ہے اپنا کام بھاگ چلو

اماں نہیں ہے کہیں کارزارِ ہستی میں

کچھار چھوڑ کے شیر آ گیا ہے بستی میں

۔۔بلال کاظمی نے پڑھا۔۔

اے جان کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ   اے نبیوں کی جنت آ جاؤ اے کوثر کا وسیلہ آ جاؤ

تیغ اُٹھا کر آ جاؤ اے فخرِ مسیحا آ جاؤ   اب تو چلا دو غداروں پر اپنی تم تلوار

ملا اور لا دین بنے ہیں دین کے ٹھیکے دار

اے جان کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ

۔۔اختر لکھنوی۔۔

خدا کا دین اور قرآن انتظار میں ہے   تیرا ظہور مشیت کے اختیار میں ہے

برس رہی ہیں یہ آنکھیں تیری فرقت میں   اک اضطرار میرے قلبِ زار زار میں ہے

عریضہ اشکوں سے لکھا ہے میں نے اے مولا

تمام حالِ مفصل اس اختصار میں ہے

۔۔موسیٰ شاہ رخ صاحب نے SMS کیا۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

توحید کی قربت میں مسیحؑ سیکھ رہا ہے — گر چہ وہ نمازی ہے مگر سیکھ رہا ہے
مہدیؑ کی امامت میں پڑھی جائے گی کیسے — عیسےٰؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے

--ڈاکٹر یاسین نے پڑھا--

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے
ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہ ء حسینؑ کی حاجت ہے دین کو — آ جا کہ لاالہ کو تیرا انتظار ہے
سب کی یہ آرزو ہے کہ راہِ خدا ملے — لیکن خدا کی راہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ — ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز — عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے
تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتل حسینؑ
ہر مجلس عزا کو تیرا انتظار ہے

--ڈاکٹر محمد ضیا عباس نے بھیجا--

یہ بات مان لیجیے تکرار کے بغیر — محشر نہ ہو گا بارھویں سرکار کے بغیر
قائمؑ یہاں سجائیں گے عباس کا علم — کعبہ بنا ہے اس لئے مینار کے بغیر

--سید احمد علی نے روانہ کیا--

ہو گی کسی کی عید کسی مہرباں کے ساتھ — نوحہ کناں ہے کوئی زمین و زماں کے ساتھ
بیٹھے ہیں راہ گذر پر اسی انتظار میں — ہم سب کی عید ہو گی امامِ زماں کے ساتھ

--سید موسیٰ شاہ رُخ عرف مون صاحب نے روانہ کیا--

غربت کی وجہ سے کسی کو فقیر مت سمجھو کیونکہ اس کا رب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔ وہ یہ سب اس کو عطا کر سکتا ہے۔ اور آپ سے لے بھی سکتا ہے (فرمان حضرت علیؑ)

jabir.abbas@yahoo.com

شکویٰ

امامِ وقت کا جو انتظار کرتے ہیں — رسولؐ اپنوں میں اُن کو شمار کرتے ہیں
چلے بھی آؤ امامِ زماں خدا کے لئے — کہ لوگ اب تو عقیدوں پہ وار کرتے ہیں

جوابِ شکویٰ

بھلا میں اُن کے بُلانے سے کس طرح آؤں — جو اپنے ہو کے مجھے اشکبار کرتے ہیں
اِنہیں نماز کی فرصت نہیں تعجب ہے — اذاں کے وقت بھی یہ کاروبار کرتے ہیں
تم ہی بتاؤ کیا یہ کام ٹھیک ہے نایابؔ
جو کام میرے اطاعت گزار کرتے ہیں

--نایابؔ جلوروی کا کلام موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا--

آ بھی جا پردۂ غیبت سے زمانے کے امام — تیرے لب سے تیرے جد کی کہانی سُن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی — نوحہ شبیرؑ کا ایک تیری زبانی سُن لیں

--موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا۔ مدینہ منورہ--

اپنے آنے کی خبر ہم کو سنائیں تو سہی — اِک جھلک رُوئے منور کی دکھائیں تو سہی
قلبِ مضطر تو خدا کے لئے دم بھر ٹھہر — جاں بھی ہم قدموں پہ دے دیں گر وہ آئیں تو سہی

نہیں جاتی میرے اشکوں کی طغیانی نہیں جاتی — دلِ بیتاب کی پیہم پریشانی نہیں جاتی
جھلک اب تو دکھا دیجے یہ حالت ہو گئی ہے صاحب — کہ مجھ سے اپنی صورت آپ پہچانی نہیں جاتی

-----

jabir.abbas@yahoo.com

کیوں کرم کی نظر نہیں ہوتی — صبح ہوتی ہے۔ پر نہیں ہوتی
کس قیامت کی رات ہے توبہ — مر مٹے۔ پر سحر نہیں ہوتی

شامِ غم کی سحر نہیں آتی — آئیں کب کچھ خبر نہیں آتی
دل کی بستی کچھ ایسی اُجڑی ہے — پھر سے بستی نظر نہیں آتی

خبر ہو کاش یہ اُن کو کہ چھپ جانا قیامت ہے — جھلک تک کے لئے اس طرح ترپانا قیامت ہے
یہ پردہ جان لیوا ہے نکل آنا ارے توبہ — نہ آنا بھی قیامت ہے۔ اور آ جانا قیامت ہے

ہر گھڑی دل یہی کہتا ہے کہ اب آئیں گے — کچھ تو کہہ دیجئے اللہ کہ کب آئیں گے
منہ کو آیا ہے جگر۔ جان لبوں پر آئی — حسرت دید میں مر جائیں گے جب آئیں گے

آپ آجایئے یا آپ کا یہ غم نہ رہے — ایک صورت ہے فقط تن میں مرے دم نہ رہے
آپ کا آنا نہ ہو گا وہ قیامت ہو گی — آپ اُس وقت اگر آئے جب ہم نہ رہے

اُمیدِ دید ساتھ لئے جا رہا ہوں میں — بن پڑ رہی ہے جو بھی کئے جا رہا ہوں میں
دن رات کر رہا ہوں قیامت کا انتظار — مرنے کی آرزو میں جیئے جا رہا ہوں میں

نقش فرقت میں محبت کے اُبھر جاتے ہیں — ناوکِ ہجر دلِ زار کو برماتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

ہم جدائی میں ہوئے جاتے ہیں زندہ درگور — چھپنے والے کبھی ہم بھی تجھے یاد آتے ہیں

حسرتِ دید میں عاشق تو مرے جاتے ہیں — وہ نکلتے ہی نہیں ۔ پردے سے تڑپاتے ہیں
دل کو سمجھائیں گے کہہ کہہ کے یہ آخر کب تک — دم تو لے، آئیں گے، آتے ہیں بس اب آتے ہیں

اے دلِ سوگوار کیا ہو گا — اس قدر بیقرار کیا ہوگا
وہ تو آئیں گے بس قیامت میں — حشر تک انتظار کیا ہوگا

لوگ کہتے ہیں زار رہتا ہے — مضطرو بیقرار رہتا ہے
اب نہ آئے تو میں بھی کہہ دوں گا — آپ کا انتظار رہتا ہے

وہ بلائیں ہمیں نہ آتے ہیں — کیا یہ سمجھوں کہ وہ ستاتے ہیں
جب وہ آئینگے ہم کہاں ہوں گے — وعدہء حشر پہ ٹالتے ہیں

آپ کی پردہ داریاں توبہ — ہم سے یہ بے نیازیاں توبہ
بے رُخی آپ کی معاذاللہ — میری یہ بیقراریاں توبہ

دل پہ کب اختیار ہے صاحب — جان اب مجھ پہ بار ہے صاحب
عکس اشکوں میں ہی دکھا دیجے — ہر نفس انتظار ہے صاحب

jabir.abbas@yahoo.com
www.ziaraat.com
Sabeel-e-Zainab

دلِ اُمیدوار کیا کہنا — عاشقِ بیقرار کیا کہنا
سنکے وعدے ہی وعدے آنیکے — حشر کا انتظار کیا کہنا

جان اب نذرِ ناز ہوتی ہے — ہجر سے بے نیاز ہوتی ہے
اب تو آ جایئے۔ امامِ عصرؑ — کہ قضا اب نماز ہوتی ہے

تڑپنا ہم کو آتا ہے تمہیں تڑپانا آتا ہے — تمہیں غم دینا آتا ہے ہمیں غم کھانا آتا ہے
تم اپنے فن میں یکتا ہو، ہم اپنے فن میں کامل ہیں — تمہیں چھپ جانا آتا ہے ہمیں مر جانا آتا ہے

شامِ غم کی سحر نہ ہو جائے — ہائے ہم کو خبر نہ ہو جائے
آپ کا آنا یوں قیامت ہے — عاشقوں کی نظر نہ ہو جائے

آہ گر بے اثر نہیں ہوتی — اُن کو پھر کیوں خبر نہیں ہوتی
کچھ کسر ہے ہمارے مرنے میں — پھر یہ کیا ہے سحر نہیں ہوتی

مدح امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدحِ شہِ ذی وقار میں

jabir.abbas@yahoo.com

لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں

سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر — عیسیٰؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں

مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا — اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں

آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل — لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال — بیٹھے ہیں ہم امامِ زمانؑ کی حصار میں

سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا

بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے

عشق محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے

آج دنیا میں امامِ مدنی آیا ہے — جس کو آغوش میں نرجسؑ نے اٹھا رکھا ہے

اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا — مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے

آرزو ہے یہ حسنؔ کی کہ ہو اس کا دیدار

جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

لشکر زمین و زماں

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار — عیسیٰ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے

وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر — جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے

آنے تو دو امامِ زمانہ کا دور، عدل

ماضی کرے گا بات زمانے میں حال کے

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہ

از وحید الحسن ہاشمی

خوشبوئے اہلِ کساء پا کر جو خنداں ہو گیا — سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا

اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر — اب قیامت تک تیرے جینے کا ساماں ہو گیا

یہ فقط آلِ محمدؐ کی زباں کا فیض ہے — جس گدا کو کہہ دیا سلطاں وہ سلطان ہو گیا

خونِ پیغمبرؐ کہیں یا شیرِ زہراؑ کا اثر — ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآں ہو گیا

جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریلؑ کو — آپ کے دروازۂ عصمت کا درباں ہو گیا

لوگ سمجھے تھے یہ وصفِ غیب ہے عیسیٰؑ پر ختم — غیب تو خود مہدیؑ دیں کا نگہباں ہو گیا

اے حسنؑ کے لعل ہم تیرے اسیرِ درد ہیں — درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا

ایک تنکا تھا وہ ان کے صحنِ عرفاں کا وحید

جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیماں ہو گیا

پردہ رُخِ روشن سے ہٹانا بھی قیامت — دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت

سنتے ہیں کہ جب آؤ گے آئیگی قیامت — آنا بھی قیامت ہے، نہ آنا بھی قیامت

--فیصل کاظمی نے بھیجا--

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام زمانہؑ

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انام آئے
زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے
ظہورِ قائمِ آلِ عبا مبارک ہو
جنابِ مہدیؑ دیں بارھویں امام آئے

---مولانا طور---

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے
پہلو میں نورِ صبح منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نرجسؑ نہال آج
دامان آرزو میں گلِ تر لئے ہوئے

---سید محمد ابن طور---

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے
آ فطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اُٹھا سراپا احمدؐ
اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں
دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض وسماوات ملا کر سب ایک
دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں

---رزم ردولوی---

امامِ عصر آئے خوش ہیں شیخ و شابِ مہ خانہ
صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہ اربابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو رِندو
خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

---صفی---

جہاں میں وارثِ صاحبِ معراج آیا ہے
حسنؑ کے گھر میں عالم کا جو ہے سرتاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم
امامت ختم ہے جس پر گہر وہ آج آیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

--سید لئیق علی ہنر لکھنوی--

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے　　کہ دور ختم ہے ماہِ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو　　بچھائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

--مرزا جمال--

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم　　ہے جاہ وجلال خسروانہ قائم
اے حجتِ کردگار روحی بفداک　　ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم

--عزیز لکھنوی--

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں　　تجسس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں　　جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

---سید افتخار ابن طور---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے　　کشتی ہے تمنا کی ارمانوں کا ساحل ہے
شہزادیِ نرجس کو ہے خوفِ نگاہِ بد　　اللہ یہ ماہ پارہ اخفا ہی کے قابل ہے

---مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی---

(اپنے بچوں کیلئے جمع کی۔سید نذر عباس۔ستمبر ۲۰۰۶)

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت　　عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں
لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ　　وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

---مولانا سید ابوالحسن قبلہ---

jabir.abbas@yahoo.com

عشقِ حجت بنا انتظار　　جانِ الفت بنا انتظار
کس قیامت کا وعدہ کیا　　کیا قیامت بنا انتظار

---محمد علی وفا--

کیا جانئے کیا دشمن حیدرؑ کو ہوا ہے　　گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے
اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے　　ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

---محمد علی وفا--

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گلے ہوں گے　　ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو　　جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

---محمد علی وفا--

آج آغوش نرجسؑ میں کون آ گیا　　آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے
جشنِ قائم مناؤ ذرا مومنین　　آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا　　صحنِ گلشن میں سبزہ لہکنے لگا
ہر کلی کی زباں پہ ہے صلے علیٰ　　آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

نیمہ ماہ شعباں مبارک تمہیں　　مھدئ دیں کا آنا مبارک تمہیں
المھدی سنٹر میں آج یہ محفل سجی　　کیوں نہ ہو جانثاروں کو بے حد خوشی
آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

------

jabir.abbas@yahoo.com

باقی یہ نظامِ دوسرا ہے کہ نہیں ہے
جب ہے تو کوئی وجہء بقا ہے کہ نہیں

دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو　　　اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے
غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل　　　غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے
پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شبیرؑ　　　اے منکرو کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے
سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے　　　یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے

جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں
انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

﴿اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔طالبِ دعا سید نزر عباس۔ستمبر ۲۰۰۶م﴾

صحیح کو صحیح غلط کو غلط صدا لکھو　　　قدم اُٹھاؤ کبھی صاف کر کے قلم لکھو
ہماری عرضیاں لکھنے پہ کیوں خفا ہو بھلا　　　تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسے لکھو

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

ولیِ عصرؑ سا ہم حکمران رکھتے ہیں　　　ہم اک جہان میں سارا جہان رکھتے ہیں
وہ جب بھی آئیں ہمارے ہی پاس آئیں گے　　　کہ ہم گھروں پہ علم کا نشان رکھتے ہیں

۔۔۔الحاج ریاض حسینؑ نے پڑھا۔۔۔

آرزوؤں کے چمن دل میں کھلائے رکھنا
اپنی نظروں کو سوئے کعبہ جھکائے رکھنا
آ رہے ہیں ابھی آ جائیں گے آتے ہوں گے　　　آس کے دیپ نگاہوں میں جلائے رکھنا

باغ زہراؑ کے ہر اک پھول کی اپنی ہے مہک　　گل نرجسؑ کی مہک دل میں بسائے رکھنا

وہ اس شرط پہ آئیں گے ہمارے گھر

اپنے گھر کا عزاخانہ سجائے رکھنا

---علامہ حسن ظفر کا کلام---

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے　　خدا کے بعد محمدؐ کا نام زندہ ہے

کسی کے پاس تو مردہ بھی اب نہیں باقی　　ہمیں ہے ناز ہمارا امام باقی ہے

(المرسلہ ۔شفق صائم رضا)

ہم ملنگوں کے ولی جلوہ دکھانے آجا　　اس زمانے کے علیؑ جلوہ دکھانے آجا

منتظر پاک نبیؐ کعبہ و قرآن خدا　　کہہ رہے ہیں سبھی جلوہ دکھانے آجا

جشن قائم ہے جہاں اپنی عبادت کے لئے

ہم جیئے جاتے ہیں بس تیری زیارت کے لئے

آج کی رات جلوہ دکھانے آجا

--المرسلہ سید احمد علی--

سوال اجر رسالت مابؐ ہونا ہے　　منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے

علیؑ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے　　ابھی تو باغ فدک کا حساب ہونا ہے

(المرسلہ۔سید احمد علی صاحب)

امام زمانہؑ نے فرمایا

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے　　فریاد تمہاری کوئی بے کار نہیں ہے

سن کر تڑپ جاتا ہوں پکار تمہاری　　آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

(المرسلہ۔ موسیٰ شاہ رخ مون صاحب)

اے خاکِ مدینہ تیری گلیوں میں ابھی تک ہم سبطِ پیمبرؑ کی لحد ڈھونڈ رہے ہیں
چھپے ہوئے قاتل کو ہم جانتے ہیں ضرور جنت البقیع کب آباد کریں گے
مھدیؑ کو ہم اس لئے ڈھونڈ رہے ہیں

---سلیمان شیروی---

امام زمانہؑ کے حضور ریحان اعظمی کا کلام

نورِ جمال فاتح خیبر لئے ہوئے
وہ آرہے ہیں علم کا دفتر لئے ہوئے

کاغذ کی ناؤ میرے عریضے کو مت سمجھ لہریں چلی ہیں میرا مقدر لئے ہوئے
اے چاند عسکریؑ کے میری سمت دیکھ لے
بیٹھا ہوا ہوں آنسوؤں کا سمندر لئے ہوئے

اب اپنی انتہا سے گزرتا ہے انتظار جب تک پھروں میں ضبط کا پتھر لئے ہوئے
کرتا نہیں ہے کوئی قیامت کا انتظار
ہم خوش ہیں آپ آیئے محشر لئے ہوئے

سودا تمہارے عشق کا ہے سر میں اسطرح جیسے صدف ہو قلب میں گوہر لئے ہوئے
اور یہ انتظار ہے گلِ نرگسؑ کھلے گا کب؟
اب آبھی جاؤ خوئے پیمبرؐ لئے ہوئے

قاتل تمہارے جد کے ستانے لگے ہمیں آجاؤ اب تو حیدری تیور لئے ہوئے
ریحانؔ العجل کی صدا گونجتی رہے

jabir.abbas@yahoo.com

وہ آرہے ہیں مرضی داور لئے ہوئے

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ ہوں اُبھرا ہوں سمندر کی طرح

۔۔المرسلہ عطا عباس کینیڈا۔۔

مشکل قدم قدم پہ ہے راہِ حیات میں
مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں
لیکن جو بات میں مشکل کو حل کرے
ایسا کوئی ضرور ہے کائنات میں

(از سردار نقوی)

مولا موالیوں کے مقدر سنوار دو
دل اپنا بے قرار ہے اس کو قرار دو

ہر سُو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولا تیری شدید ضرورت ہے اِن دنوں

یہ چودہ ہیں تو الٰہی نظام قائم ہے
ان ہی کے نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو
ہم ہی وہ لوگ جن کا امام زندہ ہے

۔۔ذوالفقار حیدر نے بھیجا۔۔

عبد و معبود کی الفت کا وسیلہ لکھ دو
عشق کا سارے مراحل کو وظیفہ لکھ دو
جب بھی مشکل میں پڑو نادِ علیؑ کے ہمراہ
مہدیؑ دیں کی خدمت میں عریضہ لکھ دو

۔۔شاداب نے لکھنو سے بھیجا۔۔

رسولؐ پاک کے قائم مقام کو ڈھونڈو — امام عصر علیہ السلام کو ڈھونڈھو
ہر ایک سمت اندھیرا ہے اب زمانے میں — علیؑ کی نسل کے ماہ تمام کو ڈھونڈو

ہر ایک فرد ہے بیچین ہر بشر بے کل — قدم قدم پہ اجل ہے گلی گلی مقتل
جوانِ بلاؤں کو ٹالے اُسے تلاش کرو — سکون جس سے ملے اس نظام کو ڈھونڈو

اکھڑ چلی ہے اگر سانس دردِ فرقت میں — عریضہ بھیج کے دیکھو تو ان کی خدمت میں
ملے گی بارِ دگر زندگی خدا کی قسم — اٹھو نبیؐ کے مدار المہام کو ڈھونڈھو

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا — ڈھونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
خاموش اس طرح جو رہے گی کتابِ حق — دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا

--- استاد قمر جلالوی ---

امامِ آخری بن کے محمدؐ کا پیام آیا — جہاں میں چودھویں شعبان کا ماہِ تمام آیا
ہدایت کے بندوں کی دنیا میں رسول آئے — رسولوں کی ہدایت کیلئے میرا امام آیا

زندگی ہم نے یوں گزاری ہے — لحظہ لحظہ تجھے صدا دی ہے
فاصلے دور ہوتے جاتے ہیں — کون سے جرم کی سزا دی ہے

غم زدو کا پیام لے مولا — دل سے دل کا پیام لے مولا
ظلم و کفر سے اب رہائی ہو — دستِ اُمت کہ تھام لے مولا

رنگ آفاق کا نرالا کر   پھر سے آفاق میں اُجالا کر
اے امامِ زماں زمانے میں   پرچمِ حق کا بول بالا کر

مولا! کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے   کس گھڑی اے میری اُمید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمنا کی حضور   یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

نسلِ ستم ہے درپئے آزار اب تو آ   پھر کھل رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ
کعبے پہ ہے ظلم کی یلغار اب تو آ   دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اُڑان دے
آ اے امامِ عصر حرم میں اذان دے

ابھی جہاں میں محمدؐ کا نام باقی ہے   حق کا نور وہ ماہِ تمام باقی ہے
اک انقلابِ خمینیؒ پہ ہو گئے حیران   ارے ابھی تو ظہورِ امام باقی ہے

باقی جہاں ہے اب تلک جن کے وجود سے   وہ یوسفِ زہراؑ فرزندِ نور ہے
ساحل مجھے معلوم ہے وہ ہیں یہیں کہیں   ہو جائے مجھ سے دور جو آنکھوں میں دھول ہے

اس آسرے پہ دلِ بیقرار زندہ ہے   کوئی تو عاشقوں کا اُمیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو   ابھی حسینؑ کا اک سوگوار زندہ ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

کاش یہ رازِ نہاں ظاہر ہو جائے　　　اور یہ صبر طلب وقت بھی آخر ہو جائے
آ کروں ذکر کوئی ایسا تیری بزم میں آج　　　مثلِ فردوس بریں بزم یہ طاہر ہو جائے

ہم ظہورِ رخِ روشن کے سوالی ٹھہرے
جلد از جلد ظہورِ شہ آخر ہو جائے

گلے ملو سب درود پڑھ کر حسد کی دیوار توڑ ڈالو
دلوں میں بغض و حسد رہا تو حسینؑ کا غم کہاں رہے گا
لبوں پہ غیبت، دلوں میں نفرت، فریبی آنکھیں، مکان غصبی
بُلا رہے ہو جسے بتاؤ وہ آ گیا تو کہاں رہے گا

---رضا سرسوی---

قائم ہے جس کی دل میں حکومت تم ہی تو ہو　　　مولا خدا کی آخری حجت تم ہی تو ہو
تیرے سوا وہ کون ہے اے بارہویں علیؑ　　　جس کے لئے رکی ہے قیامت تم ہی تو ہو

اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو
قائم ہے جس کے دم سے امامت تم ہی تو ہو

میرے مولا آؤ کہ مدت ہوئی ہے　　　ستم ظالموں کے اُٹھائے اُٹھائے
تیرے دشمنوں کی گزرتی ہیں نسلیں　　　تیرے دوستوں کو ستائے ستائے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

قائمِ آلِ محمدؐ کا قصیدہ لکھیں — آیئے بارہویں حیدرؑ کا عریضہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضے کو بنا کر بھیجیں — اشک کی مہر عریضے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہرِ دیں مظہرِ خالق آجا — صدق کی اب ہے ضرورت اے میرے صادق آجا
لوگ ثامت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا — پردۂ غیبت کو اٹھا کر میرے ناطق آجا

سحر قریب اندھیروں کو دور ہونا ہے — ذلیل دشمنِ دیں کو ضرور ہونا ہے
بتا رہی ہیں یہ تبدیلیاں زمانے کی — کسی ولی کا یقیناً ظہور ہونا ہے

یارب امام عصر کی زیارت نصیب ہو — مجھ کو بھی پنجتن کی زیارت نصیب ہو
مولا کی طرح عبادت میں شہادت نصیب — ذکرِ غمِ حسینؑ میں راحت نصیب ہو
سجدوں کے نشاں میری کندہ جبیں پہ رہے
قبر نہ سہی پر روح جنت البقیع میں رہے

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے — ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدۂ حسینؑ کی ضرورت ہے دین کو — آجا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ — ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتلِ حسینؑ
ہر مجلسِ عزا کو تیرا انتظار ہے

jabir.abbas@yahoo.com

اے دل و جان نبیؐ رخ سے اُٹھا دے پردہ — آج توکل سے زیادہ ہے ضرورت تیری
کر کے قائم جسے دنیا سے گئے روح اللہ — اس ولایت میں جھلکتی ہے ولایت تیری

--فیاض مہدی--

تمہارے حجر کو وہ انتہا نہ کہہ بیٹھیں — کہیں جنابؑ کو وحدت سرا نہ کہہ بیٹھیں
وجود رکھتے ہوئے بھی دکھائی دیتے نہیں — اے مولا بندے تجھ ہی کو خدا نہ کہہ بیٹھیں

کربلا دے رہی ہے مسلسل صدا — منتظر جانے کب سے ہے اہلِ وِلا
جلد ہو اب ظہورِ امامِ زماں — اے خدا ہے یہی آرزوِ وفا

ابھی تو ظلم کا قصہ تمام ہونا ہے — حسینیت کو ابھی گام گام ہونا ہے
جو ہو رہا ہے ستم اس کی شام ہونا ہے — کرو نہ فکر ظہورِ امام ہونا ہے

اتنی بس حکایتِ عہدِ زمانہ ہے — حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے — زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے — خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مرہ بھی اب نہیں کوئی — ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

سو بار خیال نے سوچا اور سو بار خیال خیال رہا   ادراک رسائی کر نہ سکا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے

ہم مست ملنگ حلالی ہیں سرکار کے خاص موالی ہیں   پردہ تو ہٹا جلوہ تو دکھا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

دل و اذہان عداوت سے بھرے جاتے ہیں   آج کی رات وہ بے دین دہرے جاتے ہیں

یہ بھی کیا جلوہ نمائی ہے میرے مولا کی   وہ جئے جاتے ہیں ہم اُن پہ مرے جاتے ہیں

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

صحیح یہ ہے کہ غلط کو صدا غلط لکھو   قلم اُٹھاؤ کبھی صاف کر کے خط لکھو

ہمارے عرضیاں لکھنے سے کیوں ہو بھلا   تمہارا ابھی کوئی زندہ ہو اُس کو خط لکھو

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

اضطراب قلب جو بھی ہو وہی لکھا کرو   چشم کے ایوان کی حالت سب ہی لکھا کرو

اپنا کیا لکھنا وہ کس بات سے ہیں بے خبر   آپ کیسے ہیں کب آئیں گے یہی لکھا کرو

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

کہتے ہیں جو نظر نہیں آتا اُسے ہم نہیں مانیں گے!

سرِ عرش بریں نوری محلّہ تو نے دیکھا ہے   شبِ معراج سرور کا مصلّیٰ تو نے دیکھا ہے

اور میرا مولا دکھائی نہیں دیتا تو پھر کیا ہے   جسے تو سجدہ کرتا ہے وہ اللہ تو نے دیکھا ہے

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

آجا کہ تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

کچھ دن لگے ہیں سلطنتِ دل بجھی بجھی ہر کاروانِ عشق کی منزل بجھی بجھی
تیرے بغیر لگتی ہے محفل بجھی بجھی تو ہے تو حیاتِ بشر کو دوام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

ساقی تو آ کے دیکھ کبھی میکدے کا حال بگڑے ہوئے ہیں نوری تمدن کے خدوخال
کرتا بھی کون میکشوں رندوں کی دیکھ بھال سلمانؓ ہے نہ بوذرؓ و قنبرؓ نہ بلالؓ
تو جو نہیں تو بکھرا ہوا نظام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

تو آ نہیں رہا یہ تیرے اپنے رنگ ہیں ہم لانسب ہجوم کے طعنوں سے تنگ ہیں
ہر رنگ کے یزید سے مصروفِ جنگ ہیں تو جانتا ہے تیری گلی کے ملنگ ہیں
جو بھی حلال زادہ ہے تیرا غلام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

جنت میں نوریوں کا محلّہ اداس ہے پشتِ نبیؐ پہ تیرا مصلّیٰ اداس ہے
کچھ دن سے وہ کربلائے معلیٰ اداس ہے تیری قسم تیرے لئے اللہ اداس ہے
بس تیرا انتظار ہی شیعوں کا کام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

آ اس طرح کہ مرکزِ احساس ساتھ ہو صدیوں سے جس کی تیغ کو ہے پیاس ساتھ ہو
کرار کے جلال کا عکاس ساتھ ہو لینا ہے انتقام تو عباسؑ ساتھ ہو
تلوار ابھی اس کے پاس بے نیام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

۔۔۔شوکت رضا شوکت۔۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

۱۵ شعبان شبِ برات

لو آج اس نظم کا عنوان ہے قائم　　　قائم کے وسیلے ہی سے قرآن قائم
اس دور کی توحید کی پہچان ہے قائم　　　انسان کے پیکر ہی میں یزدان ہے قائم
یہ سچ ہے کہ تم نے جسے ابھی تک نہیں مانا
قائم کے سراپا سے ہی قائم ہے زمانہ

جب چودھویں شب چاند چڑھا اپنی پھبن میں　　　ایک نور کا اعلان تھا ہر اک کرن میں
نازل ہوا یہ حُسنِ خدا زمیں پہ تو ہوئی عید عدن میں　　　نازل ہوا یہ بہ حکم خدا صحنِ حسنؑ میں
یہ حُسن زمانہ میں عجب رنگ بھرے گا
اس کا منکر بھی جو ہوا عید کرے گا

عسکریؑ ھاتھوں پہ ہے معصوم۔ اللہ کہتا ہے
یہ فرش پہ اُترا ہے مگر عرش نشیں ہے　　　حد ہوگئی ہے دل کے مکیں کے دل کا مکیں ہے
یہ اتنا حسیں اتنا حسیں ہے　　　خود میرے خزانوں میں اس جیسا نہیں ہے
سب اس کے ہم سر اس کے بدن میں اُتر آئیں
چاہوں تو ہوں ایک تو ۱۴ چودہ نظر آئیں

یہ رخ روشن ہے سبو شمس و قمر سے　　　دنیا اسے ترسا ہے کرے دیدہء تر سے
اس حسن کو بچانا ہے دنیا کی نظر سے　　　دنیا کہیں ڈھونڈ نکالے نہ اسے گھر سے
غائب ہوں تو غائب بنا لیتا ہوں اِس کو
میں اپنے ہی پردوں میں چھپا لیتا اس کو

ہے میرا ہی اظہار نہاں تو عیاں بھی　　　صدیوں کا بھی ہو جائے رہے گا یہ جوان بھی
بولے گا تو مخلوقِ خدا کام کرے گی　　　حد ہے کہ قیامت بھی اسے ڈھونڈا کرے گی
ھر دور میں اس کو پکاریں گے حجازی　　　جیتے گا اسلام کی ہاری ہوئی بازی
راہ دیکھتا رہ جائے گا عیسیٰؑ سا نمازی　　　طے ہو گیا اس کا علمدار ہے غازیؑ
پردے میں رہے گا تو ستار لگے گا
تلوار اٹھائے گا تو کرار لگے گا

jabir.abbas@yahoo.com

دشمن ہو فلک پہ تو بلا لے گا زمیں پہ مُردوں کو بھی قبروں سے نکالے گا زمیں پر
جب چاہے اپنے خزانوں کو نکالے گا زمیں پر پھر اپنے ملنگوں کو بھی پالے گا زمیں پر
زہراؑ کے عدو کو کہیں جانے نہیں دے گا
دادی کا نمک غیر کو کھانے نہیں دے گا
۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

رضاؔ یہ سوچ کے ہر پل گزار و زندگانی کا امامِ وقت کی کس دن نقاب اُلٹ جائے
۔۔رضاؔ سرسوی۔۔

پھر زمانے کو حیدرؑ کا ثانی چاہیئے وقت کہتا ہے دعاؤں میں روانی چاہیئے
آؤ ہم سب روضۂ عباسؑ پر چل کر کہیں جل رہی ہے ساری دنیا تھوڑا پانی چاہیئے
پنجتن کا واسطہ دیتا ہوں اے پروردگار بھیج دے اُن کو زمانے کو ہے جن کا انتظار
جن کے آنے سے پکارے گا جہان بے اختیار
لافتیٰ الا علیؑ ؛ لا سیف الا ذوالفقار

سحر قریب ہے اندھیروں کو دور رہنا ہے اور ذلیل دشمنِ دیں کو ضرور ہونا ہے
بتا رہی ہیں تبدیلیاں زمانے کی یقیناً کسی ولی کا ظہور ہونا ہے

ہے عزمِ خلیلؑ سانسوں میں شعلوں میں پھول کھلا دیں گے
ہاتھوں میں نہاں زورِ علیؑ خیبر کا سماں دکھلا دیں گے
عباسؑ دلاور کے وارث ہر ایک کی پیاس بجھا دیں گے
یہ نسل و ملک و رنگ و وطن کی سب دیوار گرا دیں گے
اس وقت فضائے عالم پر بس ایک علم لہرائے گا
سب ٹاٹھ پڑا رہ جائے گا جب آنے والا آئے گا

مچھلیاں رہتی ہیں پانی میں بس یہ اک راز ہے   راز کھلنے کے تصور سے بھی ڈر جاتی ہیں
اِن کو کرنا ہے امامت کے مصلے کا طواف   ہو کے پانی سے جدا اس لئے مر جاتی ہیں

--روشن ضمیر--

فخرِ آفتاب آئے گا اور رشک ماہتاب آئے گا   ہوں گے گل سب دیئے جب وہ بے نقاب آئے گا
کیوں نہیں دیا میرا جواب یہ سمجھ گیا ہوں راز میں   میرے خط کا بن کے خود ہی وہ ایک دن جواب آئے گا

ظلم تھرائے گا عید ہو گی ہمارے گھر میں
جس گھڑی حیدرؑ کرار کا لال آئے گا

--عمر زخمی--

یہ عریضوں کی قطاریں نہیں دریاؤں میں   ایسا لگتا ہے محبوں کا سفر جاری ہے
میری تحریر زیارت کا وسیلہ بن جائے   آج مولا سے ملاقات کی تیاری ہے

--عمر زخمی--

آ بھی جا پردہء غیبت سے زمانے کے امامؑ   تیرے منہ سے بھی تیرے جد کی کہانی سن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی   نوحہ شبیرؑ کا ایک تیری زبانی سن لیں

--وفا--

عریضہ بحضورِ امام زمانہؑ

جذبہء الفتِ سرکار میں خط لکھا ہے
ایک شہنشاہ کو نادار نے خط لکھا ہے

اس لئے اشکوں سے لکھا کے یہ ظاہر ہو   شاہِ ولا کے عزادار نے خط لکھا ہے
وارثِ اصغرؑ بے شیر تجھے کعبے کی   مسکراتی ہوئی دیوار نے خط لکھا ہے
لبِ سجادؑ پہ تجدیدِ تبسم کے لئے   جذبہء حضرتِ مختار نے خط لکھا ہے
اپنے اجداد کے پرچم کو سنبھالو آکر   کٹے ہاتھوں سے علمدارؑ نے خط لکھا ہے

دل سے یہ عزت و توقیر مبارک ہو حبیبؑ
آپ کو سیدِ ابرار نے خط لکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

--بلال کاظمی--

تراب سے تو مسلسل اناج اُگتا ہے   بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظر نہیں شوکت ظہورِ مہدیؑ کا   قسم خدا کی وہ رزقِ حرام کھاتا ہے

--شوکت رضا شوکت--

پردہ رخ روشن سے ہٹانا بھی قیامت   دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
جب تک وہ نہ آئیں گے نہ آئے گی قیامت   آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

--شوکت رضا شوکت--

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے   ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہ حسینؑ کی حاجت ہے دین کو   آ جا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ   ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز   عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے

--شوکت رضا شوکت--

پیشوائی کے لئے رحمتِ باری آئی   روح کونین پہ نقش گزاری آئی
زندگی کی میرے کان میں آئی یہ صدا   قائم آلِ محمدؐ کی سواری آئی

--ایک ذاکر نے پڑھا--

دلوں میں نقشِ محبت جلائے بیٹھے ہیں   اور تخلیات کی دنیا پہ چھائے بیٹھے ہیں
یہ پردہ خوب ہے پردہ کہ پردے پردے میں   وہ زمانہ بھر کو اپنا بنائے بیٹھے ہیں

--ایک ذاکر نے پڑھا--

عسکریؑ کے لال کیوں جلوہ دکھاتے نہیں   اے میرے پردہ نشیں کیوں سامنے آتے نہیں
چاند پہلی کا مشکل سے نظر آتا ہے حضور   چودھویں کا چاند ہو پھر بھی نظر آتے نہیں

--ایک ذاکر نے پڑھا--

میرے لفظوں کی توقیر بڑھانے آ جا   ہم ملنگوں کے مقدر کو جگانے آ جا
تیری مرضی ہے تو جب پردہ ہٹائے لیکن   آج کی رات میرا جشن منانے آ جا

--شوکت رضا شوکت--

jabir.abbas@yahoo.com

اے امامِ زماں آپ کا منتظر ہے جہاں — آج ہو جائے ختم فاطمہؑ زہرا کا انتظار
اے وقت کے حسینؑ آ جاؤ ایک بار — بس ایک بار ایک بار بس ایک بار

قائم ہے جس کی دل پہ حکومت تم ہی تو ہو — مولا خدا کی آخری حجت تم ہی تو ہو
تیرے سوا وہ کون ہے اے بارہویں امام — جس کے لئے رکی ہے قیامت تم ہی تو ہو
اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو
قائم ہے جسکے دم سے امامت تم ہی تو ہو

قائم آلِ محمدؐ کا قصیدہ لکھیں — آیئے بارہویں حیدرؑ کا عریضہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضہ کو بنا کر بھیجیں — اشک کی مہر لفافے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہرِ دیں مظہرِ خالق آ جا — صدق کی اب ہے ضرورت میرے صادق آ جا
لوگ ثامت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا — پردہ غیبت کا اُٹھا کے میرے ناطق آ جا

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی مگر پیاسا باقی ہے
اب بھی اُن کے نام کا دریا ہر آنکھ میں باقی ہے
یزید نے مٹانے کی کوشش کی تھی بہت مگر — دیکھو آج بھی دنیا میں حسینیت باقی ہے
جس کی نسل کشی کی خاطر تم نے لڑی کتنی جنگیں
دیکھ آج بھی غیبت میں اُس کا بیٹا باقی ہے
کتنے محسن اور نصرت روز تم نے قتل کئے — کون رکا کون ڈرا ھمارا جذبہ باقی ہے

توحید کی قربت میں مسیح سیکھ رہا ہے — گرچہ وہ نمازی ہے ابھی سیکھ رہا ہے
مہدیؑ کی اطاعت میں پڑھی جائے گی کیسے — عیسیٰؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

عبادتوں کا میری انتظام ہو جائے　　عقیدتوں کا بھی کچھ اہتمام ہو جائے
بھٹک رہے ہو اندھیروں میں روشنی کے لئے　　دعا کرو کہ ظہورِ امام ہو جائے

سلام کرنے شریعت کا کل نظام آیا　　خدا کے دیں کے لئے شکر کا مقام آیا
نہیں اب کسی ہادی کی ضرورت دین کو　　مبارک آج بارہواں امام آیا

اتنی سی فقط حکایتِ عہد زمانہ ہے　　حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے　　زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے　　خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مردہ بھی اب نہیں کوئی　　ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

اسی آسرے پہ دلِ بے قرار زندہ ہے　　کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو　　ابھی حسینؑ کا اک سوگوار زندہ ہے

اپنے گھر میں انہیں بلانا ہے　　جن کے صدقے میں یہ زمانہ ہے
جب میرے گھر میں ہوں پنجتن مہماں　　کیسے کہہ دوں غریب خانہ ہے

بن کر حسینؑ آیئے یا صاحب الزماں　　اب تو نقاب اُٹھایئے یا صاحب الزماں

دیدار کرادو اے یوسفِ زہراؑ مجھے دیدار کرادو　　تڑپاؤ نہ پردۂ غیبت کو اُٹھا دو
فرقت میں کڑے وقت گزارتے ہیں جو لوگ　　ہر روز نئے فتنے ابھارتے ہیں لوگ
ہم تشنۂ دیدار ہیں جلوہ تو دکھا دو
تڑپاؤ نہ پردۂ غیبت کو اٹھا دو

jabir.abbas@yahoo.com

ہر رات ابنِ حیدرؑ وزہراؑ کی یاد ہو   ہر دن ظہورِ ولی وآقا کی آس ہو
ایک اور عید آگئی مولا نہیں آئے   بس یہ خیال درد والم ساتھ ساتھ ہو

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے   فریاد تمہاری کوئی بیکار نہیں ہے
سنتا ہوں تڑپتا ہوں مگر مجبور ہوں میں بھی   آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے
میں آج ہی آجاؤں مجھے عار نہیں ہے
لیکن میرا لشکر ابھی تیار نہیں ہے

یہ چودہ ۱۴ ہیں تو الٰہی نظام زندہ ہے   ان ہی نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو   ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا امام زندہ ہے

منتظر ہم ہی نہیں منتظر ہیں فاطمہؑ   اب بھی بیت الحزن میں رو رہی ہیں فاطمہؑ
روکنے بی بی کے آنسو بھی جاؤ جلد امامؑ   قاتل محسن کو اپنے ہاتھ سے دینے سزا

علیؑ کے لال سے حق کا نظام باقی ہے   امامؑ ہیں تو یہ سارا نظام باقی ہے
نہ اپنے زور پہ اتنا اُچھل اے منکر   علیؑ کے گھر کا ابھی ایک امام باقی ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

مجھ سے میرا امامؑ بہت دور دور ہے — اعمال ہیں برے میرے میرا قصور ہے
تقوی نہیں ہے ہم میں حقیقت ہے دوستو — کیسے ملے وہ ہم سے؟ وہ اللہ کا نور ہے

اک اور برس بیت گیا عمرِ رواں کا — کچھ دیر حساب آؤ کریں سود و زیاں کا
سب مل کے دعا مانگو نئے سال میں ہم کو — دیدار کرا دے خدا ھادیٔ زماں کا

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا — جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا ادا ہو جائے گا
طور کے بدلے چال ہیں جانبِ کعبہ کلیم — دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

--ذیشان حیدر جوادی--

سن لیں وہ جن کے لئے ذکرِ علیؑ بار ہے — آج بھی پردے میں اک حیدرؑ کرار ہے
اس کو سب کی خبر، رکھتا ہے سب پر نظر — کون ہے غدار اور کون وفادار ہے
منکر اشکِ عزاء سوچ بس اتنا ذرا
غیب میں بیٹھا ہے جو وہ بھی عزادار ہے

--نایاب ہلوروی--

وہ جس نے آبروئے احمدِ مختار رکھی ہے — اُس نے مٹھیوں میں وقت کی رفتار رکھی ہے
اگر مفہومِ غیبت کو سمجھنا ہے تو یوں سمجھو — غلافِ صبر میں عباسؑ کی تلوار رکھی ہے

--نایاب ہلوروی--

سوال اجرِ رسالت مآبؐ ہونا ہے — منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
علیؑ کا بیٹا زمانے میں آنے والا ہے — ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

جلی کی عظمت کے زین آجا۔ ولی بدر و حنین آجا   رسولؐ دل کے قرار آجا۔ بتولؑ آنکھوں کے چین آجا
کبھی کراچی کبھی کوئٹہ۔ قدم قدم کربلا بنی ہے   یزیدیت جنگ کر رہی ہے اے حجاب والے حسینؑ آجا

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

مولا ویسے تو محبت ہے مجھے موت سے لیکن   زندہ ہوں فقط میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
اکبر میری ماں یہی احسان ہے مجھ پر   پالا جو مجھے ماتمِ شبیرؑ کی خاطر

مولا ظہور غیبت کبریٰ سے کیجیے   ہم مومنوں کو شرفِ زیارت بھی دیجیے
شمشیر حیدری لئے دلدل پہ بیٹھ کر   ہر دشمن حسینؑ سے بدلا بھی لیجیے

صحیح کو صحیح غلط کو غلط لکھو   جب بھی اٹھاؤ قلم ہمیشہ حق لکھو
ہمارے عریضوں سے کیوں پریشان ہو   تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسکو خط لکھو

عدل کی پیاس زمیں کو بھی ہے زماں کو بھی   اُمیدِ دید ہے کمسن کو بھی جواں کو بھی
طلب تیری فقط ہمیں ہی نہیں ہے یا مہدیؑ   خدا کے دین کو تفسیر کو قرآں کو بھی
نگاہیں تھک چکیں آجایئے نظر مولاؑ
تلاش میں تیری مریمؑ کا ہے پسر مولاؑ

-----

jabir.abbas@yahoo.com

اکیسویں صدی میں بھی یہ اہتمام ہے
اس بارھویں امامؑ پہ میرا سلام ہے
کوئی نشے میں چُور کوئی تشنہ کام ہے سرکار اپنی مودت کا جام ہے
جنکے دلوں میں آپ کی اُلفت ہے موجزن
اُن مومنوں پہ آتش دوزخ حرام ہے
ہر اک قدم ہے گرچہ مصائب کا سامنا تاہم سکوں نواز فقط ایک نام ہے
مجھ سے گنہ گار کا کیا کم ہے یہ شرف
میرا امام مہدی علیہ السلام ہے
۔۔ناصر زیدی۔۔

قبولیت کی آپ پہ برسات ہو خوشیوں سے آپ کی ملاقات ہو
کوئی ادھوری نہ رہے دعا آپ کی ایسی مبارک یہ آنے والی شبِ براءت ہو
۔۔نیہا بیٹی نے لکھوایا۔۔

کھل جائے گا جب شاہ کے پرچم کا پھریرا اس دھوپ میں تسکین کا احساس ملے گا
نہ کوئی جمیعت نہ جماعت نہ سپاہی محشر میں فقط لشکرِ عباسؑ ملے گا
۔۔ضامن رضا رضوی نے لکھوایا۔۔

سامرہ میں ہو نہ کیوں کر آج ہر دل پر خوشی عالمِ امکاں میں آئے ہیں امام آخری
وارثِ علم محمدؐ، حاملِ زورِ علیؑ اے دلِ نرجس کی ٹھنڈک، نورِ چشم عسکریؑ
ہے یقیں محکم میرا جب آپ کا ہوگا ظہور
ساری دنیا کفر سے ہو جائے گی اس دم بری

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۔رضوان عزمیؔ امروہوی۔۔

اتنی سی بس حکایتِ عیدِ زمانہ ہے — حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے — زندہ فقط ہمارا امامِ زمانہ ہے

جلی کی عظمت کے زین آ جا — ولیِ بدر و حنین آ جا
رسولؐ کے دل کے قرار آ جا — قدم قدم کربلا بنی ہوئی ہے
یزیدیت جنگ کر رہی ہے — حجاب والے قبلہ آ جا
تو آ نہیں رہا تیری مرضی سہی مگر — ہم عزاداروں کا قافلہ سالار بھیج دے
کوفہ بنی ہوئی ہے میرے دیس کی زمیں
تلوار لے کے پھر کوئی مختار بھیج دے

۔۔شوکت رضا شوکتؔ۔۔

تراب سے جو مسلسل اناج اُگتا ہے — بشر بشر اسے صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظر نہیں شوکتؔ ظہورِ مہدیؑ کا — قسم خدا کی وہ رزقِ حرام کھاتا ہے

۔۔شوکت رضا شوکتؔ۔۔

آپ سے عرصہ ہوا کوئی ملاقات نہیں — قنبرؓ و ابوذرؓ و سلمانؑ سے حالات نہیں
آپ ایک بار مجھے دید کا جلوہ دے دیں — پھر قیامت بھی آئے تو کوئی بات نہیں

۔۔شوکت رضا شوکتؔ۔۔

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے — خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مردہ بھی اب نہیں کوئی — ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

اس آسرے پہ دل بیقرار زندہ ہے — کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو — ابھی حسینؑ کا اک سوگوار زندہ ہے

اپنے گھر میں انہیں بلانا ہے — جس کے صدقے میں یہ زمانہ ہے
جب میرے گھر میں ہوں پنجتن مہماں — کیسے کہہ دوں غریب خانہ ہے

اضطرابِ قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو — چشم کے ایوان کی حالت صحیح لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا ہے وہ کس بات سے ہیں بے خبر — آپ کیسے ہیں، کب آئیں گے، یہی لکھا کرو

منتظر ہم ہی نہیں ہیں منتظر ہیں سیدہؑ — اب بھی بیت الحزن میں رو رہی ہیں سیدہؑ
روکنے بی بی کے آنسو بھی جاؤ جلد امام — قاتلِ محسنؑ کو اپنے ہاتھوں سے دینے سزا

علیؑ کے لال سے حق کا نشان باقی ہے — امام ہیں تو یہ سارا جہان باقی ہے
نہ اپنے زور پہ اتنا اچک اے منکر — علیؑ کے گھر ابھی ایک امام باقی ہے

مجھ سے میرا امام بہت دور دور ہے — اعمال ہیں برے میرے، میرا قصور ہے
تقویٰ نہیں ہے ہم میں حقیقت ہے دوستو — کیسے ملے وہ ہم سے، وہ اللہ کا نور ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com
www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

مومن کی ہر صدا کو ترا انتظار ہے ایمان کی بقا کو ترا انتظار ہے
پھر روح انقلاب کی حاجت ہے دین کو آ جا کہ لا الہ کو ترا انتظار ہے
سب کو یہ آرزو ہے کہ راہ خدا ملے لیکن خدا کی راہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے امامؑ
عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے

مقتل میں دونوں ہاتھ کٹانے کے باوجود عباسؑ تیرے ہاتھ میں بازی آج تک
تو نے بدل کے رکھ دیا معنی حیات کے تو تو شہید ہو کے بھی غازی ہے آج تک

اسے تہذیب کی دنیا میں حساس کہتے ہیں اسی کو غیرت کرار کا انداز کہتے ہیں
جو قابض ہو کے دریا پر پیاسہ پلٹ آئے وفاداروں کی دنیا میں اسے عباسؑ کہتے ہیں

لفظ کی شکل میں احساس لکھا جاتا ہے یعنی پانی کو بھی پیاس لکھا جاتا ہے
میرے جذبات سے واقف ہے میرا قلم میں وفا لکھوں نام عباسؑ لکھا جاتا ہے

وفا جس کا پڑھے کلمہ اسے عباسؑ کہتے ہیں جسے سجدہ کرے سجدہ اسے عباسؑ کہتے ہیں
جو ہے شبیرؑ کی قوت، علیؑ کو ناز ہے جس پر جسے زہراؑ کہیں بیٹا اسے عباسؑ کہتے ہیں

جمع کردہ سید نذر عباس رضوی

jabir.abbas@yahoo.com
www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina